صحابیات
کی
دینی خدمات

مؤلف

حضرت مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ایچ، ایم، حسین ٹرسٹ
H. M. Husain Trust
Email: hmhamuwash@yahoo.com
Cell: +91 7095168679

طبع اول

ربیع الاول ۱۴۳۹ھ-دسمبر ۲۰۱۷ء

نام کتاب: صحابیات کی دینی خدمات

مؤلف : حضرت مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۱۶

تعداد : ۲۰۰۰

کمپوزنگ: عاقب حامد

باہتمام : انجینیر محمد عثمان حیدر آبادی

قیمت : ہدیہ منجانب، ایچ، یم، حسین ٹرسٹ

انتساب

خدیجہ بیگم اور بلقیس سبحانی

(بہن اور بھابھی انجینیر محمد عثمان حیدر آبادی)

ملنے کے پتے

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ-0522- 2741539

دار عرفات، تکیہ کلاں رائے بریلی-09807240512

ناشر

ایچ، یم، حسین ٹرسٹ

H. M. Husain Trust

Email: hmhamuwash@yahoo.com

Cell: +91 7095168679

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بہنوں سے

اللہ تعالیٰ نے جہاں مردوں کو بہت سی صلاحیتیں اور خصوصیتیں عطا فرمائی ہیں وہاں عورتوں کو بھی بے بہا صلاحیتوں اور قوتوں کا مالک بنایا ہے اور بے شمار نعمتیں اور استعداد ودیعت فرمائی ہیں انہیں کے دم سے زندگی کا سکون وقرار ہے اور انہیں کی وجہ سے زندگی کا سوز وساز ہے، قوموں کے سدھارنے اور بگاڑنے، زندگی کو پرسکون اور پرآشوب بنانے میں ان کے کردار وعمل کو بڑا دخل ہے۔

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

لیکن اسلام سے پہلے یہ تمام صلاحیتیں مردہ تھیں، اگر کہیں بھی تھوڑی بہت زندگی تھی تو وہ پست مقاصد پر صرف کی جارہی تھی، ساری دنیا کی سوسائٹی میں عورت کا مظلوم طبقہ درد وکرب کی زندگی گزار رہا تھا، کسی سوسائٹی میں عزت وعظمت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا، عورت کے حقوق پامال کئے جاتے تھے، عورت ظلم وشقاوت کا شکار تھی یا عیش وعشرت کے متوالوں کے عیش کا سامان، اس کا وجود باعث شرم سمجھا جاتا تھا، بعض معزز سوسائٹی میں رواج تھا کہ لڑکی پیدا ہوتی تو دفن کردی جاتی، اگر زندہ رہ جاتی تو حیوانوں کی زندگی گزارنی پڑتی، اسلام جہاں سارے عالم کے لیے رحمت بن کر آیا وہیں اس نے عورتوں کی تمام صلاحیتوں اور خصوصیتوں کو ابھارا، تمام بندھن توڑے، غلامی سے آزاد کیا اور احساس کمتری کو دور کیا، ان مسلمان عورتوں نے اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر سسکتی ہوئی انسانیت اور آفت کی ماری دنیا کی خدمت کی، اسلام کے

پھیلانے میں پورا پورا تعاون کیا، سب سے بڑے فخر اور عزت کی بات یہ ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ حق بلند کیا اور اسلام کی دعوت دی تو سب سے پہلے جس ذات نے لبیک کہا وہ اسی طبقہ کی معزز خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اور پھر آخر عمر تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین اسی طبقہ کی ایک فرد تھیں جنہوں نے گھر کی زندگی سے لے کر سیاسی اور علمی زندگی تک میں دوسروں کی رہنمائی کی اور پھر انہی دو پر انحصار نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثاروں اور آپ کی قائم مقامی کرنے والوں میں اس طبقہ کی ہزاروں بیٹیاں شامل ہیں، دین کی راہ میں قربانی و ہجرت دیکھنا ہو تو ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نظر کرو، علمی اور سیاسی زندگی کا سبق لینا ہو تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سبق لو، بہادری اور جرأت دیکھنا ہو تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی پر نظر ڈالو، صبر و تحمل مطلوب ہو تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ پڑھو۔ جہاد میں شرکت اور مجاہدین کی خدمت و ہمت کا حال دیکھنا ہو تو قبرص کی لڑائی اور ام حرام کی شرکت و شہادت کا حال پڑھو، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کی اللہ کی راہ میں قربانی اور شہادت، ام حکیم رضی اللہ عنہا کی بہادری، ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی جرأت و مقابلہ، حضرت عائشہ و زینب رضی اللہ عنہن کی سخاوت و فیاضی، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید رضی اللہ عنہ کی قابلیت و علمی شغف، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حق گوئی و بے باکی، حضرت زینت رضی اللہ عنہا کی عبادت و ریاضت اور دوسری ہزاروں خواتین کی دین سے والہانہ محبت آج کی خواتین کے لیے درس عبرت ہے۔

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا جو دور جاہلیت کی بہت بڑی شاعرہ تھیں اور بڑے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں یا تو ان کا حال یہ تھا کہ جب دو بھائی قتل ہوتے ہیں تو روتے روتے زمانہ گذر گیا اور بڑا دلدوز مرثیہ کہا، لیکن جب اسلام کی غلامی میں آ کر آزاد ہوئیں تو عالم یہ ہو گیا کہ جنگ قادسیہ میں اپنے چاروں عزیز جوان بیٹوں کو ابھار ابھار کر جہاد میں شرک کیا اور ان کی شہادت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

انہی جیسی ماؤں نے پھر بڑے بڑے زاہد اسلام کے سپاہی دین کے لیے مرنے اور جینے والے اشخاص پیدا کیے، انہی اولوالعزم خواتین کی گودوں میں پلے تھے وہ لوگ جو بعد میں فضل وتقویٰ کے لحاظ سے حضرت فضیل بن عیاض، شیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اور علمی حیثیت سے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم کے نام سے مشہور ہوئے اور انہی صفات وخصوصیات کی مالک تھیں وہ خواتین جنہوں نے طارق بن زیاد، محمد بن قاسم، یوسف بن تاشفین، صلاح الدین ایوبی، نور الدین زنگی اور محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہم جیسے سلاطین اور قائد اسلام کو دیئے جن کے عزم وقوت کے سامنے بڑے بڑے باجبروت بادشاہ پسینہ پسینہ ہوجاتے ہیں۔

یہ سلسلہ صدیوں تک چلا اور ایک ہزار سال تک ایسی مائیں اور بہنیں اور ان کی گودوں میں پلے ہوئے ایسے ایسے نامور اشخاص پیدا ہوتے رہے جن کے چند نمونے گذر چکے ہیں، لیکن مغربی تہذیب وتمدن نے ان صلاحیتوں اور خصوصیتوں کے رخ کو بدل کر سطحی اور کھوکھلے راستہ پر ڈال دیا یہ تہذیب آئی اور اپنے ساتھ بداخلاقی اور بے حیائی کا ایک طوفان لائی، فحش لٹریچر، عریاں کتابیں اور رسالے، فلمی گانے اور سینما بینی نے بازاروں سے لے کر گھر کے اندر تک رسائی پیدا کی اور قلب ودماغ کی دنیا کو الٹ کر رکھ دیا، اور اس کے نتیجے میں بے حیائی بے چینی، افتراق، کشمکش اور ہزاروں فاسد سوسائٹی میں سرایت کر گئے"۔

ماؤں اور بہنوں کی عادات وفضائل طرز زندگی اور رہائش گفتگو اور اعمال کے اثرات لازمی طور پر بچوں کے معصوم دماغوں میں پرورش پاتے ہیں، اگر مائیں اور بہنیں خود نیک ہوں گی ان کی نگاہ ودل پاک ہوں گے، ان کی زندگی ستھری ہوگی، ان کے اعمال وکردار اچھے ہوں گے تو بچے بھی ان ہی اعمال وکردار کے حامل ہوں گے، اس لیے ماؤں اور بہنوں پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ" (تم میں ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کی بابت سوال ہوگا)، ان میں کسی ایک کی خصوصیت اور کسی ایک کا استثناء نہیں ہے عورتوں کی ذمہ داری اس لیے زیادہ ہے کہ بچوں اور

بچیوں کی پہلی تربیت گاہ اور تعلیم گاہ ان کی گودیں اور مجلسیں ہیں، آج جب کہ فحش وعریاں لٹریچر گندے وحیاسوز ناولیں اور افسانے دلچسپ سے دلچسپ طریقہ سے تیار کئے جارہے ہیں اور بڑی قوت وطاقت ان کو گھر گھر پہنچارہی ہے اور شریف زادیوں اور حیادار بیٹیوں کے ہاتھوں میں آسانی سے یہ ناقابل برداشت لٹریچر پہنچ رہا ہے اور اس کا زہر دل ودماغ میں پیوست ہورہا ہے اس زہر کے تریاق کا کیا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے، صرف چند کتابیں وہ بھی خشک غیر دلچسپ چند رسالے اور ماہنامے، جن کا گھر گھر پہنچنا مشکل اور بعض دفعہ ناممکن ہوتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کا احساس دین دار طبقوں میں پیدا ہوگیا ہے اور وہ ایک عرصہ سے اس کی کوشش کررہے ہیں اور طاقت بھر ہاتھ پیر ماررہے ہیں اور بعض حلقوں سے اصلاحی اور مستند رسالے نکلنے لگے ہیں اور وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہیں، مگر اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کوشش کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

ایک دو رسالوں سے کام نہیں چل سکتا، بداخلاقی کی ہمہ گیر تحریک اور فحش لٹریچر کے اس سیلاب کے مقابلے کے لیے جو آج بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے جو بھی کوشش کی جائے اس کی ہمت افزائی کرتے ہوئے اس کو پھیلانے کی کوشش کرنا اخلاقی ودینی فرض ہے، اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اس رسالہ کا اجراعمل میں لایا گیا ہے۔ اگرچہ حالات انتہائی ناسازگار ہیں اور ہر طرح کی دشواریاں حائل ہیں لیکن عزم وعمل کی راہ میں یہ چیزیں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔ ہم آپ حضرات سے خصوصاً ان خواتین سے جو موجودہ اخلاقی اور دینی گراوٹ کو شدت سے محسوس کرتی ہیں اور آج کی حیاسوز سوسائٹی اور بے خدا ماحول سے پریشان ہیں، پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعاون کریں، ہم اس بات کی پوری کوشش کریں گے کہ رسالے میں مفید سے مفید اور ٹھوس سے ٹھوس مضامین شائع ہوتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری کوشش اور آپ کے تعاون سے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ السعی مناوالاتمام من اللہ۔(۱)

---

(۱) ماہنامہ "رضوان" کا پہلا شمارہ ستمبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا تھا۔ رسالہ کا اجرا کرتے ہوئے مولانا محمد ثانی حسنیؒ نے جو پہلا اداریہ تحریر فرمایا تھا وہ بطور یادگار پیش کیا جارہا ہے (مؤلف)

صحابیات کی دینی خدمات

تاریخ اسلام اس کی گواہ ہے کہ گذشتہ صدیوں میں بے شمار خواتین اسلام نے ہر شعبہ زندگی میں نا قابل فراموش کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ شعبہ چاہے سیاست کا ہو یا اخلاق و معاشرت کا، علم ولیاقت کا ہو یا صنعت وحرفت کا، زہد وریاضت کا ہو، یا تقویٰ وطہارت کا، عقل وخرد کا ہو یا ذہانت وذکاوت کا، ملکی خدمات کا ہو یا ریاست و بادشاہت کا، تربیت اولاد کا ہو یا ادائیگی حقوق کا، ان سارے شعبوں میں مسلمان خواتین کا فضل وکمال اور ان کی قابل تقلید مثالیں ملیں گی۔

خواتین اسلام مذکورہ بالا صفات وکمالات میں اپنے پیشرو ومتبرک اور پاکیزہ صفات خواتین اکابر صحابیات رضی اللہ عنہما بنات طیبات اور ازواج مطہرات (امہات المومنین) کی مقلد تھیں، جنھوں نے ہر شعبہ حیات میں اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے بہترین مثالیں چھوڑی تھیں۔ اور زندگی کے ہر معاملے میں اسوۂ حسنہ پیش کیا تھا۔ مختصر طور پر چند عنوانات اور ان کے تحت صحابی خواتین کے کارناموں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جن کی قدرے تفصیل زیر نظر شمارہ ''صحابیات رضی اللہ عنہما نمبر'' میں آپ کو ملے گی، صحابیات رضی اللہ عنہما کے مختلف کارناموں اور خدمات کے سلسلے میں سر فہرست حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کی خدمات ہیں جنھوں نے شروع سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح پشت پناہی کی اور اسلام کی اشاعت میں بڑا کام کیا اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں مثالی کردار ادا کیا۔ اپنی

پاک دامنی کی بنا پر طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر طرح ساتھ دیا۔

غار حرا میں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھر واپس تشریف لائے تو جلال الٰہی سے لبریز تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مجھ کو کپڑا اڑھاؤ مجھ کو کپڑا اڑھاؤ، اور پھر پورا معاملہ سنایا اور فرمایا مجھ کو ڈر ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متردد نہ ہوں، خدا آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں، بے کسوں اور فقیروں کے کام آتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور پھر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل (جو مذہباً نصرانی تھے) کے پاس لے گئیں جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ سن کر نبوت کی بشارت سنائی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی زوجہ مطہرہ تھیں شب و روز ساتھ رہتیں، ساتھ نوافل ادا کرتیں، آپ کو مشرکین مکہ سے جو مصائب اٹھانے پڑتے تھے اور ان پر جو آپ کو صدمہ پہنچتا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر دور ہو جاتا تھا۔ اس لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری تسلی دیتیں۔ مشرکین مکہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خاندان کو شعب ابوطالب میں محصور کیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حیات رہیں، کفار مکہ کو کھل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پریشان کرنے میں رکاوٹ محسوس ہوتی تھی، لیکن ان کے انتقال کے بعد قریش نے کھل کر ستانا شروع کر دیا، اسی لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے سال کو "عام الحزن" (غم کا سال) کہا جاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم میں افضل ترین خاتون مریم علیہ السلام اور خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

علوم وفنون سے واقفیت بڑا درجہ رکھتی ہے، صحابیات رضی اللہ عنہما میں متعدد خواتین گزری ہیں جو تفسیر وقرأت، حدیث وفقہ، فرائض، ادب اور دوسرے علوم وفنون میں

ملکہ رکھتی تھیں۔ ان میں سرفہرست ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں، جن میں بعض کو پورا قرآن شریف حفظ تھا تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کمال حاصل تھا، حدیث کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا، اور حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے نام آتے ہیں، جو کثیر الروایہ تھیں۔

فقہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بے شمار فتاویٰ ہیں، ان کے علاوہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، ام عطیہ رضی اللہ عنہا، ام الارواء رضی اللہ عنہا، ام شریک رضی اللہ عنہا، عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا، سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا وغیرہ کئی صحابیات رضی اللہ عنہما ہیں جن کے فتاویٰ موجود ہیں۔

فقہ کے علاوہ علم اسرار خطابت، خوابوں کی تعبیر، طب اور جراحی اور شعر و سخن میں بھی کئی صحابیات رضی اللہ عنہما درک رکھتی تھیں، ان میں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کی مثال شعر کہنے میں کم ہی ملتی ہے۔

عملی کاموں میں صنعت وحروفت کا ایک شعبہ ہے جس میں سلائی، زراعت کتابت، کپڑا بننا بھی ہے۔ان کاموں میں متعدد صحابیات رضی اللہ عنہما ملکہ رکھتی تھیں۔

دین کی حفاظت اور اسلام کی خدمت واشاعت اہم ترین کام ہے اس کام میں تقریباً ساری صحابیات رضی اللہ عنہما دلچسپی لیتی تھیں، لیکن بعض صحابیات رضی اللہ عنہما اس میں عظیم المرتبہ تھیں، حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کی دعوت پر ان کے بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی کوشش پر حضرت

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کی ترغیب دینے پر ان کے شوہر عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل جو یمن بھاگ گئے تھے واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوکر ایمان لائے، ام شریک دوسیہ رضی اللہ عنہا کی دعوت پر قریش کی بہت سی عورتوں نے اسلام قبول کیا۔

جہاد اسلام کا اہم فریضہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس ذوق شوق سے اس میں حصہ لیا اس کے واقعات تاریخ اسلام میں سیکڑوں صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں لیکن اس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ صحابیات رضی اللہ عنہما نے بھی اپنی طاقت، حیثیت اور اپنے مقدور بھر اس اہم فریضہ کو انجام دیا، ان کا جوش، اخلاص، عزم اور استقلال اپنے شوہروں، بھائیوں، بزرگوں اور لڑکوں سے کم نہ رہتا تھا۔ غزوۂ احد میں جبکہ کافروں نے عام حملہ کر دیا تھا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور دشمنوں کے تیر اندازوں کے سامنے کھڑی ہوگئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے لگیں، ابن قمیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا اور حملہ کر دیا، حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے حملہ روکا اور سامنے پڑ جانے کی وجہ سے ان کے کاندھے پر زخم آگیا۔ انھوں نے اس کی پرواہ نہیں کی اور ابن قمیہ پر تلوار چلادی۔ مسیلمہ کی جنگ میں پامردی سے مقابلہ کیا۔ اور بارہ زخم کھائے، ایک ہاتھ شہید ہوا۔ غزوۂ خندق میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (عمتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک یہودی دشمن کو قتل کیا، غزوۂ حنین میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہتھیار لے کر مقابل ہوئیں، جنگ یرموک میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر، حضرت ام ریان، خولہ، ام حکیم، ام المومنین حضرت جویریہ اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما نے پامردی سے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ ۲۸ھ میں قبرص کو فتح کرنے میں حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے مسلمان لشکر میں شرکت کی۔

یہ تو ہتھیار لے کر جنگ میں شرکت کا حال تھا۔ ایسی بھی صحابیات رضی اللہ عنہما تھیں جنھوں نے مختلف غزوات اور جنگوں میں دوسری خدمات انجام دیں، جیسے پانی پلانا،

زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، شہداء اور زخمیوں کو اٹھا کر محفوظ مقامات پر لانا تیر اٹھا اٹھا کر لڑنے والوں کو دینا، کھانے پینے کا انتظام کرنا، لڑنے والوں کو ہمت دلانا ان سارے کاموں میں حسب ذیل خواتین سر فہرست رہتی تھیں۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (۲) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (۳) حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا (۴) حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا (۵) حضرت ام زیاد رضی اللہ عنہا (۶) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہا (۷) حضرت ہند رضی اللہ عنہا (۸) حضرت خولہ رضی اللہ عنہا (۹) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وغیرہ، ان میں کچھ تو مشک بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں، کچھ زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں کچھ مجروحین کو اٹھا کر میدان جنگ سے مدینہ منورہ لاتی تھیں۔ کچھ نے چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد کی تھی کچھ تیر اٹھا کر لاتی تھیں، کچھ کھانا پکا کر کھلاتی تھیں اور بعض نے تو گوری کنی (قبر کھودنے) کی خدمت بھی انجام دی اور کچھ ہمت دلانے کے لیے اشعار بھی پڑھے اور لڑنے والوں کو جوش دلایا۔

عشق الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابیات، صحابہ سے کچھ کم نہ تھیں، غزوۂ احد کا وہ مشہور واقعہ ہے کہ جب مسلمان کی شکست کا شور ہوا تو ایک صحابی خاتون اپنے گھر سے اس لیے بیتابانہ نکلیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔

ایک صاحب ملے انھوں نے خبر دی کہ تمھارے شوہر شہید ہو گئے۔ انھوں نے انا للہ پڑھی اور پھر پوچھا ہمارے آقا کا کیا حال ہے؟ پھر ان کو خبر دی گئی ہے کہ تمھارے بھائی شہید ہو گئے، عاشق رسول بی بی بولیں۔ مجھے تو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بتاؤ۔ اس کے بعد ان کو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحفاظت ہیں نیک بی بی بولیں۔ مجھے تو رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بتاؤ۔ اس کے بعد ان کو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحفاظت ہیں نیک بی بی نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر آگے بڑھتی رہیں جب تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوگی چین نہ آئے گا سامنے عشاق نبی کے جھرمٹ میں آپ نظر آئے وہ بی بی سراپا شوق بن کر آگے بڑھیں، اپنی

پر شوق آنکھوں سے آفتاب عالم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئیں اور عزت واحترام کا ذکر مولانا شبلی مرحوم نے چند اشعار میں کیا ہے وہ بجائے خود بہت مؤثر ہیں۔

الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں صحابی بیبیوں نے اپنے بعد آنے والی خواتین کے لیے بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ جن کی مختلف تفصیل کتابوں میں ملتی ہے، خصوصاً ان کتابوں میں جو صرف صحابیات کے حالات پر لکھی گئی ہیں۔ اور یہ بھی فخر کی بات ہے کہ علماء نے اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی بلکہ تذکرہ نگاروں نے مستقل اور ضمنی طور پر صدہا صحابیات کے حالات قلم بند کئے ہیں ان تذکرہ نگاروں میں ابن اثیر، ابن معبد، ابونعیم، قاضی ابن عبدالبر، ابوموسیٰ اصفہانی، ابن سعد، زہری، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنھوں نے صحابیات کے حالات لکھنے میں خاصی دلچسپی لی ہے۔ اور بہت حد تک کامیاب رہے ان حضرت کی تصنیفات تاریخ النساء، استیعاب، اصابہ، طبقات الصحابہ، اسد الغابہ، تہذیب التہذیب ہیں۔ ان کتابوں میں کسی میں ۳۹۸ کسی میں ۶۲۷ کسی میں ایک ہزار صحابیاتؓ سے زیادہ کے حالات ہیں۔ اور ان میں سے سب زیادہ حالات ابن حجر عسقلانی کی کتاب اصابہ کی آٹھویں جلد خاص خواتین کے حالات پر مشتمل ہیں۔ یعنی اس حصہ میں تقریباً ۱۵۴۵ عورتوں کا تذکرہ ہے۔

اتنی تفصیل اس لیے عرض کی گئی ہے تاکہ مسلمان خواتین خصوصاً رضوان کی پڑھنے والی بہنیں اور بچیاں، خوشی محسوس کریں کہ ان کی اور قابل احترام خواتین جن کو صحابیات کا شرف حاصل تھا کس پائے کی تھیں۔ اور ان کے حالات کتنی تفصیل کے ساتھ ملتے ہیں۔ اسی بنا پر ان کتابوں کے نام بھی لکھ دیے گئے ہیں کہ جن میں ان کے حالات ملتے ہیں اردو زبان میں بھی صحابیات کے حالات پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جو بازار میں ملتی ہیں، ان میں بعض کتابیں صرف امہات المومنین کے حالات پر مشتمل ہیں اور بعض صرف بنات النبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تذکرہ پر حاوی ہیں اور بعض اکابر مہاجر و انصاف صحابیاتؓ کے

واقعات کو پیش کرتی ہیں جن کا مطالعہ ضروری ہے۔

اب آخر میں ان مخصوص اہل کمال اور قابل تقلید چند صحابیات رضی اللہ عنہما کے نام پیش کئے جاتے ہیں جن کے حالات تفصیل سے ملتے ہیں اور جو بارگاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عالی مرتبہ تھیں ان مبارک خواتین میں پہلا نام امہات المومنین رضی اللہ عنہما کا تھا جو تعداد میں گیارہ تھیں اورامہارت المومنین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، ام المساکین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں، جن کے احسانات سے امت مسلمہ سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

اس کے بعد بنات طیبات تھیں۔ جن میں حضرت زینت رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ام الحسنین، سیدۃ نساء اہل الجنتہ ہیں۔ یہ چاروں حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب صاحبزادیاں تھیں اور آپ کی جگر گوشہ تھیں خدا ان سب کی قبروں کو نور سے بھر دے۔

عام صحابیات میں مخصوص اور قابل تقلید و قابل رشک خواتین میں حضرت صفیہ عمتہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت امامہ رضی اللہ عنہا، ام ایمن رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہما، ام الفضل رضی اللہ عنہا، ام رومان رضی اللہ عنہا حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ام سلیم رضی اللہ عنہا، ام عمارہ رضی اللہ عنہا، ام ہانی رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہما، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما، اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما، ام حکیم رضی اللہ عنہا، خنساء رضی اللہ عنہا، ام حرام رضی اللہ عنہا، خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہما، شفا رضی اللہ عنہا، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما سرفہرست ہیں ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد صحابیات رضی اللہ عنہما کی ہے جن کی قربانیوں، کارناموں اور علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

اللہ تعالیٰ ساری مسلمان خواتین کو ان صحابی رضی اللہ عنہما بیبیوں کی تقلید کرنے کی توفیق دے۔ زیر نظر شمارہ چند صحابی رضی اللہ عنہما بیبیوں کے تذکروں پر مشتمل ہے یہ نمبر اپنے موضوع پر کتنا کامیاب ہے۔ یہ پڑھنے والوں کی پسند پر منحصر ہے۔ کوشش تو یہی کی گئی ہے کہ باوجود اپنی تنگ دامنی کے یہ زیادہ سے زیادہ مفید اور پر از معلومات ہو، خدا سے دعا ہے کہ وہ کامیاب کرے، آمین اور پڑھنے والوں کو اس سے کچھ حاصل ہو آخر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری کہ برسوں سے ''رضوان'' کے جمع و ترتیب اور انتخاب و نشر کی ذمہ داری میرے فرزند نور چشم مولوی سید محمد حمزہ حسنی سلمہ کے سر ہے جو وہ بخیر و خوبی انجام دے رہے ہیں اس درمیان انہوں نے نامساعد حالات کے باوجود کئی مفید نمبر نکالے اور نمبر مقبول ہوئے۔ پڑھنے والے بھائیوں اور بہنوں نے ان کو سراہا اب وہ ''صحابیات'' نمبر پیش کر رہے ہیں اور اس نمبر میں پوری ترتیب اور انتخاب مضامین انھیں کی کوشش اور پسند کا نتیجہ ہے۔ وہ جس ذوق شوق سے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں اس کی ہمت افزائی ہونی چاہیے اللہ تعالیٰ ان کو استقلال و ہمت عطا فرمائے اور ان کے علم و عمل اور ذوق شوق میں ترقی دے، آمین اور ان کی کوتاہیوں سے درگذر فرمائے اور ان کو صحیح راستے پر چلائے ان کے قلم اور کوشش کا رخ صحیح رکھے اور رضوان کے ذریعہ مسلمان کے خواتین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکے۔

امید ہے کہ قارئین رضوان ان کے ساتھ تعاون کریں گے اور رضوان کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اس مختصر لیکن مفید ماہنامہ کو گھر گھر پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

محمد ثانی حسنی

۱۱ر صفر ۱۴۰۲ھ

دائرہ شاہ علم اللہ، رائے بریلی

حمد

حضرت مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

لائق حمد و ستائش ہے تو ہی پروردگار
تیرے احسانات ہم پر بے حساب و بے شمار
کیا زمین و آسماں کیا مہر و ماہ وانس وجاں
ہر جگہ تیری حکومت، سب پہ تیرا اقتدار
ایسی ایسی نعمتیں بخشی ہیں تو نے اے خدا
جن کو پا کر حق تو یہ ہے جان ودل سے ہوں نثار
نعمتوں میں تیری یارب ایک نعمت "ماں" بھی ہے
ہے متاع بے بہا سرمایۂ صد افتخار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ایسی ماں جس نے مصیبت جھیل کر پالا ہمیں
ایسی ماں جس نے دیا، ہر ہر قدم پر اپنا پیار
ایسی ماں جس نے ہمیں اخلاق کی تعلیم دی
ایسی ماں جس نے بنایا حق شناس وحق شعار
علم کی راہیں ہمارے واسطے ہموار کیں
کی دعائیں لی بلائیں لحہ لحہ باربار
مختصر سے لفظ "ماں" میں کتنی عظمت ہے نہاں
ہے عیاں کیسی وفا کتنی محبت آشکار
صرف تیرا ہے کرم، خالص ترا احسان ہے
ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین وخاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

ماں کی چشم مہرباں ہے دلنواز و جانفروز
ماں کا ہر موجِ تبسم ہے نسیمِ مشکبار
ماں کا دل سر چشمۂ رحم و کرم، مہر و وفا
ماں کے میٹھے بول میں پوشیدہ تسکین وقرار
ماں کے ہی قدموں تلے جنت کی نہریں ہیں رواں
ماں کی آغوشِ محبت میں ہے جنت کی بہار

جو ملی عزت ہمیں ماں کی دعاؤ سے ملی ماں کے صدقے سے ہوئے ہم ہر خوشی سے ہم کنار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین وخاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

تو نے بخشی اے خدا اپنے کرم سے ہم کو ماں نیک خو، پاکیزہ رو، ہمدرد و مشفق غم گسار
ایسی مشفق ماں کو یارب تو جزائے خیر دے ہردم ولحظہ ہو ان پر تیری رحمت نور بار
اے خدا اپنے کرم سے تو ہمیں توفیق دے زندگی بھر ہم رہیں ماں باپ کے خدمت گذار
ہم تری شان کریمی کے تصدق اے کریم ہم ترے لطف وعنایت پر فدا پروردگار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین وخاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار

اے خدا بندوں پہ تو ہے ماں سے زیادہ مہرباں ماں سے زیادہ تو ہے مشفق ماں سے زیادہ غم گسار
تو ہے اللہ تو ہے رحمٰں تو ہے والی تو رحیم تو ہے رب العالمین تو مالک یوم القرار
حمد تیری ہم کریں، کرتے رہیں شام وسحر ہو نہیں سکتا ادا حق ہم کریں کوشش ہزار
ہم صفت تیری بیاں کرتے رہیں گے رات دن ہم زبانِ شکر سے کہتے رہیں گے بار بار
صرف تیرا ہے کرم خالص ترا احسان ہے ورنہ اس قابل کہاں ہم کمترین و خاکسار
تیری رحمت کے تصدق، تیری شفقت کے نثار